بعض اُردو کتابوں کے کئی کئی صفحات کے اقتباسات نقل ہوتے چلے گئے ہیں ان میں بعض معیاری بھی ہیں اور بعض محض افسانہ ہی ہیں۔ اس سے قطع نظر اس میں شک نہیں کہ بہادر شاہ اور ان کے خاندان۔ اور اس دور کے شعرا۔ ادبا۔ حکما۔ علماء۔ مشائخ اور صناعین کے حالات وسوانح۔ سیاسی واقتصادی۔ تہذیبی وتمدنی۔ مذہبی اور ثقافتی احوال وواقعات اس تفصیل کے ساتھ یکجا کہیں نہیں ملیں گے۔ لائق مؤلف۔ اُردو زبان کے مشاق اور پختہ اہل قلم ہیں اس لئے اسلوبِ نگارش شستہ ورفتہ اور زبان صاف ستھری ہے۔ پوری داستان دلچسپ ہونے کے ساتھ اس قدر اثر آفریں اور عبرت انگیز ہے کہ ایک مرتبہ کتاب شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر اسے ہاتھ سے رکھ دینے کو جی نہیں چاہتا۔

فکروفن از جناب خلیل الرحمٰن صاحب اعظمی تقطیع خورد ضخامت ۱۵۳ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت تین روپے۔ پتہ: آزاد کتاب گھر۔ کلاں محل دہلی ۶۔

آج کل افسانہ نگاری کی طرح تنقید نگاری بھی ہمارے ادیبوں کا ایک عام موضوعِ نگارش ہے۔ لیکن ایسے ادیب کم ہی ہیں جو واقعی نقاد کہلا سکیں۔ خلیل الرحمٰن صاحب اعظمی اگرچہ نوجوان ہیں لیکن ان کا شمار انھیں چند گنے چنے ادیبوں میں ہونا چاہئے۔ یہ کتاب مصنف کے دس تنقیدی مقالات پر مشتمل ہے۔ ان میں چھ مقالات کلاسکل شعرا یعنی غالبؔ، بہادر شاہ ظفرؔ، خواجہ میر دردؔ، داغؔ اور مومنؔ وحسرتؔ پر ہیں۔ باقی مقالات شعرائے حال، جوشؔ، جمیلؔ، مظہریؔ، مجازؔ اور جذبیؔ پر ہیں۔ کسی شاعر کے فن کے متعلق کوئی قطعی رائے قائم کرنا بڑا مشکل کام ہے اور وہ بھی اردو کے شعرائے متقدمین کے متعلق جن کی نسبت یہ مشکل سے ہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ فکری اعتبار سے اپنا کوئی خاص مطمح نظر رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ ہر نقاد کا تنقیدی شعور، تجربہ اور زاویۂ نگاہ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اور وہ ایک شاعر کو اسی سے دیکھتا ہے۔ اس بنا پر یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ ان مقالات میں اعظمی صاحب نے جس کے متعلق جو رائے قائم کی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ انھوں نے ہر شاعر کا بڑی دقتِ نگاہ سے مطالعہ کیا ہے۔ اس کے ماحول، ذاتی حالات اور زندگی